بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ سَيُغْنِيْكُمْ رَبُّكُمْ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

71

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی نسخہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۰ احسان ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۰ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۳۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں

"یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالےٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دُور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے۔ اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالےٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفےٰ اور شیریں اور خنک ہے، اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور راہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہیئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر وہ باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دُور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیئے مگر نہیں، اس کی پروا ہی نہیں کی جاتی۔۔۔۔

مسلمانوں کو چاہیئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کر دیتا ہے کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۱/۱۸۲)

مری میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی مصروفیات

حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مری ۱۷ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور علاوہ اور مصروفیات کے روزانہ نمازوں کے لئے باہر تشریف لاتے ہیں۔ اور احباب کو ملاقات کا شرف بخشتے ہیں۔ کل اور پرسوں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد حضور بہت دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔

۱۴ احسان کو جمعہ کی نماز حضور نے پڑھائی اور ایک روح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ انسان کی فلاح اور خوشحال زندگی کے لئے اللہ تعالےٰ کی صفات کو جاننا اور ان کی صحیح معرفت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ حضور نے سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ اللہ تعالےٰ کی چار امہات الصفات میں ربوبیت اور مالکیت یوم الدین کی صفات کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔

● لاہور ۔۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور میں قیام فرما ہیں آپ کی طبیعت ٹانگ میں درد کی تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ نیز ضعف بھی بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

● میرے والد محترم چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مراڑہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات نیز میرے ایک چچا اور تین چھوٹے بھائیوں نے ایک فوجداری مقدمہ کے سلسلہ میں سشن کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب سے ان سب کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد ڈبیر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ماہانہ جلسہ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

۱۹ احسان بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا ماہانہ جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ میں سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کا ریکارڈ سنایا جائے گا۔ تمام خدام کی حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء صاحبان خدام کی حاضری کی نگرانی کریں۔

(مقبول احمد ذبیح)
مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۴۷ ہش

حقیقی انقلاب

(۳)

عربوں کا دستور تھا جیسا کہ آج بھی جاہل قوموں کا دستور ہے کہ دو خاندانوں میں پشت در پشت دشمنی چلی جاتی تھی۔ مثلاً اگر ایک قبیلہ کا کوئی آدمی دوسرے قبیلہ کے کسی فرد سے قتل ہو جاتا تھا یا ایک خاندان کا آدمی دوسرے خاندان کے فرد سے قتل ہو جاتا تھا تو دوسرا قبیلہ یا خاندان اس کا بدلہ لیتا تھا۔ پھر پہلا قبیلہ یا خاندان اس کا بدلہ لیتا تھا اور اس طرح یہ شیطانی چکر پشت در پشت چلا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ رواج قوم کی تباہی کا موجب ہوتا تھا۔ چنانچہ آجکل جہلا میں دیکھا جاتا ہے کہ کئی خاندان اسی بدرسم کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر اس رواج کو ختم نہ کیا جائے تو کوئی قوم نیکی میں ترقی نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں اس بدرسم کی جڑ کاٹ دی ہے اور جاہلیت میں جو "خون" چلے آتے تھے۔ ان کو یکدم ختم کر دیا اور اپنا خون بھی ساتھ ہی پیش کر دیا۔ چنانچہ آپ نے ابن ربیعہ بن حارث کا خون معاف کر دیا۔

عرب میں "ربا" کا بھی بڑا رواج تھا۔ یہ ایک بڑا سخت قسم کا سود کا طریق تھا افسوس ہے کہ آج بھی اس کی مثال سرحدی لوگوں میں ملتی ہے۔ ہمارے ملک میں سینکڑوں مقروض ہیں جو پٹھانوں کے چنگل میں آئے ہوئے ہیں اس کے کئی طریق ہیں۔ ایک طریق یہ ہے کہ پٹھان دس روپیہ قرض دیتا ہے اس میں سے پہلے ہی ایک روپیہ منافع کا کاٹ لیتا ہے۔ اور دس کی بجائے صرف نو روپیہ مقروض کو ملتے ہیں۔ پھر ہر مہینہ پٹھان منافع وصول کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ مقروض اصل قرضہ کے دام سے کبھی رہائی حاصل نہ کر پائے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے ظالمانہ سود کا نام منافع رکھا جاتا ہے۔ اور گویا یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ قارض مقروض کا تجارت میں حصہ دار ہے۔ اور مہینہ کے بعد اپنا منافع وصول کرتا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہوتا ہے۔ تجارتی منافع تو جب ہوتا اگر قارض نقصان کا بھی ذمہ دار ہوتا۔ پھر اس میں ایک مقررہ رقم قارض وصول کرتا ہے۔ جو سود کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

اسی لئے اسلام نے سود کو سراسر حرام اور تجارت کو جائز قرار دیا ہے کیونکہ اول الذکر میں قارض نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوتا اور ایک مقررہ رقم وصول کرتا ہے۔ تجارت میں یہ بات نہیں ہے۔ اس میں تمام حصہ دار منافع اور نقصان میں شریک ہوتے ہیں اور منافع کی کوئی رقم مقرر نہیں ہوتی۔ الغرض ربا سود کی بدترین قسم ہے۔ یہ ایسا سود ہوتا ہے کہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر ربا کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جاہلیت میں جو ربا قسم کا سود چلتا تھا۔ اب اس کو چھوڑا جاتا ہے اور آپ نے اپنے خاندان کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کا سود یعنی ربا چھوڑتا ہوں۔

اس سے ظاہر ہے کہ بدلہ کا قتل اور ربا نہایت شنیع افعال ہیں۔ یہ امر قابل اطمینان ہے کہ عموماً مسلمانوں میں اب یہ دونوں برائیاں ختم ہو چکی ہیں تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جاہل قوموں میں اب بھی یہ جاری ہیں۔ خود ہمارے ملک میں دیہات میں جو قتل ہوتے ہیں اس کی وجہ اکثر یہی ہوتی ہے کہ باپ کا بدلہ بیٹا یا بھائی کا بدلہ بھائی لینے کے لئے قتل کرتا ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے ضرورت ہے کہ تعلیم کو عام کیا جائے۔ اور جہلا کے سامنے زیادہ سے زیادہ نمونے پیش کئے جائیں جو تعلیم یافتہ حضرات ہی کر سکتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صدق دل سے کلمہ پڑھنے والا سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ مند ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْ لَّا یَسْاَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے کون زیادہ بہرہ مند ہوگا۔ آپ نے فرمایا (بے شک مجھے خیال تھا اے ابوہریرہؓ) کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں نے تمہاری حرص حدیث کے دریافت کرنے پر دیکھ لی ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ مند وہ شخص ہوگا جو اپنے خالص جی سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دے۔

(بخاری کتاب العلم)

"الفضل"

پُر ز انفاسِ مسیحائے زماں الفضل ہے
پھونک دیتا ہے جو ہر مُردے میں جاں الفضل ہے

پاک ہاتھوں سے ہوئی ہے اس کی بنیاد استوار
مصلحِ موعود کا زندہ نشاں الفضل ہے

ہیں خلیفۃ المسیح الثالث اس کے پاسباں
اتحادِ سلسلہ کا پاسباں الفضل ہے

اس کے کالم ہیں محافظ احمدی تاریخ کے
واقعاتِ دم بدم کا ترجماں الفضل ہے

ہم کو بھی تنویرِ خدمت کی سعادت ہے نصیب
جاوداں ہر دم رواں ہر دم جواں الفضل ہے

(تنویر)

خود بھی دین کے کاموں میں حصہ لو اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی چست کرنے کی کوشش کرو

اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو استعدادیں دے رکھی ہیں ان سے دوسروں کو بھی مستفید کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اہم ارشادات

نوٹ:- مؤرخہ ۱۱ اکتوبر ۲۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

فرمایا:-

انسانی فطرت کے مطالعہ سے یہ بات کلی طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ

انسانوں کی استعدادیں

مختلف ہوتی ہیں۔ کسی کے اندر زیادہ قابلیت ہوتی ہے اور کسی کے اندر کم۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چونکہ مکلف بنایا ہے اور اگر وہ اس کی طرف سے آنے والی آواز کو نہیں سنتا تو وہ مواخذہ کے نیچے ہے۔ اس لئے ایک قلیل معیار ایسا رکھا گیا ہے جس سے اتر کر کوئی انسانی دماغ نہیں ہوتا سوائے اس صورت کے کہ وہ بگڑ جائے اور انسان پاگل ہو جائے۔

دنیا میں جس قدر چیزیں ہم دیکھتے ہیں

تمام کے اندر اختلاف

پایا جاتا ہے۔ مدارج کے لحاظ سے ہر چیز کی ایک قلیل سے قلیل اور ایک بڑی سے بڑی حد بندی ہوتی ہے اور یہ حالت ہم ہر چیز میں دیکھتے ہیں۔ انسان کے قد کو ہی لے لو ایک چھوٹے سے چھوٹا قد ہوگا جس سے چھوٹا اور نہ ہوگا اور ایک بڑے سے بڑا ہوگا جس سے بڑا اور نہ ہوگا۔ لیکن دونوں کے درمیان مختلف قد ہیں۔ اور اگر زیادہ باریکی سے ناپنے کا کوئی آلہ ہوتا تو شاید معلوم ہو جاتا کہ دنیا میں دو انسانوں کا بھی ایک جتنا قد نہیں۔ یہی حال بینائی کا ہے۔ ایک کم سے کم اور ایک زیادہ سے زیادہ بینائی ہوگی۔ پھر درمیان میں لاکھوں اقسام کی بینائیاں ہوں گی۔ پھر یہی حال شنوائی کا ہے۔ یہی حال موٹاپے اور دبلے پن کا ہے۔ ایک زیادہ سے زیادہ موٹا ہوگا جس سے زیادہ کوئی موٹا نہ ہوگا اور ایک کم سے کم دبلا ہوگا جس سے کم دبلا کوئی نہ ہوگا۔ درمیانی درجہ میں ہزاروں دبلے اور موٹے ملیں گے۔ انسان کے اعضاء کا بھی یہی حال ہے۔ پھر اور جو چیزیں دنیا میں ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ ہر میوہ کے قد میں فرق ہوتا ہے۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا آم ہوگا جس سے زیادہ چھوٹا نہ ہوگا اور ایک بڑے سے بڑا ہوگا جس سے بڑا نہ ہوگا غرض اللہ تعالیٰ نے

ہر چیز کے لئے حد بندی

کر دی ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی اتنی ہوگی اور بڑی سے بڑی اتنی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی عقلوں میں بھی حد بندی کر دی ہے ایک چھوٹی سے چھوٹی عقل ہوگی جو ہر ایک انسان میں پائی جائے گی چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہر انسان ایمان حاصل کر سکے۔ اس لئے اگر وہ ایمان کو چھوٹی سے چھوٹی عقل کا معیار نہ قرار دیتا تو پھر سب مکلف نہ ہوتے صرف وہی ہوتے ہیں جو اس عقل سے اوپر ہوتے کیونکہ جس شخص کی سمجھ میں ہی کوئی بات نہ آئے اس پر اس کے متعلق الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایمان ادنےٰ سے ادنیٰ عقل کا معیار ہے اور درمیان میں عقل کے مختلف مدارج ہیں جن کے لحاظ سے کوئی بڑا عقلمند ہے اور کوئی چھوٹا۔ اور عقل کے ان مدارج کے لحاظ سے انسانوں کے کاموں میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ کوئی بڑا آدمی ہوتا ہے اور کوئی اوسط درجہ کا اور کوئی معمولی۔ اور مختلف انسانوں میں اس اختلاف میں ان کی عقل کا ہی دخل ہوتا ہے جو فطرت نے انہیں دی ہے۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ

انسانی عقل میں تفاوت

کیوں ہے جس سے ایک بڑا آدمی بن جاتا ہے اور دوسرا بالکل معمولی رہتا ہے۔ اور اس کا ہونا ظلم ہے یا نہیں۔ یہ ایک الگ مضمون ہے۔ اس وقت میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ یہ تفاوت ہوتا ہے اور اس کی بناء پر ہر ایک سے ایک ہی جیسی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہم یہ امید تو سب سے کر سکتے ہیں کہ ایمان لے آئیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ سب ایک سے مومن ہو جائیں قرآن کریم میں یہ مطالبہ تو ہے کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے مگر یہ نہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ جیسے مومن کیوں نہ بنتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کتنی نمازیں فرض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ پانچ۔ اس نے کہا صرف پانچ۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر اسی طرح اس نے روزہ اور زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا اور آپؐ کا جواب سنکر کہا بس میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو اتنا کرے تو تو جنتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا اسلام نے سب سے [illegible] حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے ایمان کا مطالبہ نہیں کیا۔ تحریص تو اس کے لئے دلائی گئی ہے لیکن حکم نہیں دیا گیا کیونکہ یہ سب مدارج قابلیتوں کے ماتحت حاصل ہو سکتے ہیں اور چونکہ انسان کی قابلیتیں مختلف ہوتی ہیں اس لئے قلیل ترین عقل کے معیار کے مطابق جو سب میں ہوتی ہے مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایمان کے اعلےٰ مدارج کا نہیں صرف اسکی تحریص ہے۔ حکم نہیں جو اسے حاصل کر سکے کرے۔ غرض یہ تفاوت ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے اور ساتھ ہی ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ کمزور لوگ ہمیشہ اپنے لئے

سہارے کی تلاش

کرتے ہیں۔ اس تفاوت کی بناء پر کئی ایک میں تو ایسی قابلیت ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھ جائیں لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں اوپر اٹھنے کے لئے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بعض طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو کتاب کا خود بخود مطالعہ کر کے اسے یاد کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہوتے ہیں کہ خود تو نہیں پڑھ سکتے لیکن استاد کی مدد سے پڑھ کر یاد کر لیتے ہیں۔ پھر بعض ایسے ہوتے ہیں جو صرف پڑھانے سے نہیں بلکہ یاد کرانے سے یاد کر سکتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ خواہ انہیں استاد کس قدر یاد کرائے پھر بھی پوری طرح یاد نہیں کر سکتے۔ وہ ایک حد تک تو علم حاصل کر سکتے ہیں۔ معمولی بول چال سیکھ لیتے ہیں لیکن اس سے آگے ترقی نہیں کر سکتے۔ مثلاً افریقہ کی ایک قوم ہے اسے غیر ملکی علوم یاد بھی کرا دئے جائیں تو قلیل عرصہ میں وہ پھر بھول جاتے ہیں۔ صرف چند الفاظ یاد رکھ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ ان کے دماغ کے cells ہی ایسے ہوتے ہیں کہ زیادہ کی گنجائش ان میں نہیں ہوتی۔ پس ان مختلف المدارج لوگوں کو دیکھتے ہوئے ضروری ہے کہ

بعض ایسے استاد ہوں

جو اپنے ذمہ فرض کر لیں کہ کمزوروں کو اٹھائیں ابھاریں اور انہیں منزلِ مقصود کے قریب لائے ہیں ان کی مدد کریں۔ قرآن کریم نے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ میں اسی غرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کام کے لئے سب کو مقرر کیا جاتا ہے بلکہ یہ بتایا ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے اور انہیں نفع پہنچائے لیکن نفع رسانی میں ہر ایک ایک جیسا نہیں ہو سکتا بعض صرف اتنا ہی تیرنا جانتے ہیں کہ اپنی جان بچا سکیں اور بعض اپنی جان بچانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ پھر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کو بچا سکتے ہیں ان کا فرض ہے کہ دوسروں کو بچائیں۔ پھر بعض اوقات کشتی ایسی جگہ ڈوبتی ہے کہ ساحل وہاں سے دور ہوتا ہے۔ بعض لوگ تیرنا تو جانتے

ہیں لیکن اتنا دم ان میں نہیں ہوتا کہ منزل پر پہنچ جائیں۔ پس دوسروں کا جو تیر سکتے ہیں فرض ہے کہ انہیں بھی منزل پر پہنچائیں اور وہی جماعت کامیاب ہو سکتی اور منزل پر پہنچ سکتی ہے جس کے صاحبِ استعداد لوگ

کمزور بھائیوں کو فائدہ

پہنچائیں اور اس طرح جماعت کے معیار کو بلند کرتے جائیں۔

مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت میں یہ احساس ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے وعظ سنتے ہیں قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہم پڑھتے ہیں اسیطرح دوسرے بھی سنتے اور پڑھتے ہیں۔ اس بناء پر وہ اپنے کمزور بھائیوں کے متعلق یہ رائے قائم کر لیتے ہیں کہ جنہوں نے قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ کی بات نہیں مانی وہ ہماری کب سنیں گے حالانکہ وہ ماننے کے لئے تو تیار ہوتے ہیں لیکن ان میں اتنی قابلیت نہیں ہوتی کہ بغیر سہارے کے کھڑے رہ سکیں وہ دوسروں کی یاددہانی کے محتاج ہوتے ہیں۔ ان کا روحانی حافظہ اتنا تیز نہیں ہوتا کہ خود بخود سب باتیں یاد رکھ سکیں اس لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو اپنی استعدادوں میں بڑھے ہوئے ہوں اپنے اپنے ہمسایہ کو محلہ والوں اور گاؤں والوں کو یاددہانی کر کے فرض منصبی کی طرف متوجہ کرتے رہیں

ایک چھوٹی سی مثال

تین چار دن ہی کی سناتا ہوں۔ عشاء کی نماز کے لئے ایک دن جب میں آیا تو دیکھا بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ صرف دو صفیں تھیں۔ میں نے صرف اتنا کہا کہ دوست اپنے ہمسایوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کیا کریں۔ میں نے دیکھا دوسرے دن سے ہی تعداد بڑھنی شروع ہو گئی۔ بعد میں آنے والے یہ تو پہلے بھی جانتے تھے کہ نماز ضروری ہے اور باجماعت پڑھنی چاہیئے لیکن ان میں اتنی استعداد نہیں تھی کہ اس بات کو یاد رکھ سکیں جب دوسروں نے انہیں یاد دلایا تو وہ بھی آ گئے۔ میں پہلے بھی اس مسئلہ پر کئی روز سے غور کر رہا تھا اور اس مثال سے مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ ذرا سی مدد سے سست لوگ غفلت ترک کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ یعنی اگر تم تعالےٰ الٰہی کی قدر نہ کرو گے تو سزا پاؤ گے۔ پس اگر اسے یاد کر کے ہر جگہ ایسے آدمی تیار ہو جائیں جو دوسروں کو ان کے فرائض یاد دلاتے رہیں تو بہت جلد ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے۔

یہ غلط ہے کہ ایک چیز سے ہر شخص یکساں فائدہ اٹھاتا ہے۔ دیکھو سب لوگ سورج اور ہوا سے یکساں مستفید ہوتے ہیں پھر کیوں ان میں سے کوئی کالا ہوتا ہے۔ کوئی گورا۔ کوئی موٹا ہوتا ہے اور کوئی دبلا۔ بات یہ ہے ہر شخص اپنی

استعداد کے مطابق فائدہ

اٹھا سکتا ہے بعض سنتے تو ہیں مگر ان کے اندر قوتِ جذب بہت کم ہوتی ہے جیسے ایک ہی جیسا پانی سپنج۔ فلالین۔ روئی اور ململ میں ڈالو تو ان سب کی قوتِ جذب میں فرق نظر آئے گا حالانکہ پانی سب میں برابر ڈالا گیا ہو گا۔ اسی طرح ایک ہی وعظ میں جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں وہ ایک سا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ایک کے کان میں آواز کم پڑتی ہے دوسرے کے کان میں زیادہ۔ اس لئے بھی کہ بعض کی شنوائی کی قوت کم ہوتی ہے اور اس لئے بھی کہ بعض کو توجہ کی عادت بہت کم ہوتی ہے۔ وہ مجلس میں بیٹھے تو ہوتے ہیں مگر ان کی توجہ دوسری جانب ہوتی ہے۔ ابھی اپنے ارد گرد نظر ڈال کر دیکھ لو بعض تو غور سے خطبہ سن رہے ہوں گے بعض اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہوں گے بعض اُونگ رہے ہوں گے۔ پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سب نے ایک سا سنا۔ سب کے سننے میں فرق ہے اور اسی لئے ہر ایک کے استفادہ میں بھی فرق ہو گا۔ بعض زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور بعض کم کیونکہ توجہ میں فرق ہوتا ہے۔ پھر آگے قابلیت میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ایک ہی پیغام دس آدمیوں کو دو اور پھر ان سے سنو تو ضرور فرق ہو گا۔ پس اوّل تو سننے والے بھی کم ہوتے ہیں پھر سننے والوں میں سے سمجھنے والے اور بھی کم ہوتے ہیں۔

سو جن کو اللہ تعالےٰ نے یہ استعداد دی ہے کہ وہ سنیں سمجھیں اور پھر اس پر عمل کریں انہیں چاہیئے

دوسروں کا بھی خیال رکھیں

جب اکٹھے دریا میں کودنے لگیں تو ضرور اپنے ساتھیوں کا جو تیرنا نہ جانتے ہوں خیال رکھا جاتا ہے پھر کیوں ایسا نہیں کیا جاتا کہ جو کمزور۔ روحانی امور میں سستی دکھاتے اور دینی کاموں میں حصہ کم لینے والے یا نہ لینے والے ہوں انہیں بھی توجہ دلائی جائے۔ اسلام ہر ایک مومن کے لئے یہ ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ آگے بڑھانے کی کوشش کرے اور یہ ایسی مواخات اور مساوات ہے کہ اسلام کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ سب میں ایسا رابطہ اور رشتہ پیدا کر دیا ہے جو سب رشتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ ایک شخص نماز کے لئے آتا ہے اور خیال کرتا ہے ہمسایہ سو نہ گیا ہو اس لئے وہ گھر سے نکل کر سیدھا مسجد کی طرف جانے کی بجائے پہلے ہمسایہ کو آواز دے لیتا ہے اور اس کی آواز سے ہمسایہ نماز میں شریک ہو جاتا ہے تو اس کو بھی

ویسا ہی ثواب

ملے گا جیسا خود پڑھنے والے کو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ خیر کی طرف لے جانیوالا ثواب کا ویسا ہی مستحق ہوتا ہے جیسا کہ نیکی کا کام کرنیوالا۔ تو صرف آواز دے دینے سے دو نمازوں کا ثواب مل گیا۔ اور اگر تین یا چار کو آواز دیکر ساتھ لے لیا تو ایک تو مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب آگے ہی بہت زیادہ ہے پھر دو تین یا چار گنا ہو جائیگا۔

اسیطرح ایک شخص چندہ دینے لگتا ہے اسے خیال آتا ہے آج میرے ہمسایہ کے پاس روپیہ ہے ممکن ہے کل کو خرچ کر دے اس لئے وہ اسے بھی تحریک کر دیتا ہے اور وہ چندہ ادا کر دیتا ہے۔ اب اسے بھی اسکے چندہ دینے کا ثواب حاصل ہو گا اور اسیطرح تحریک کر کے وہ جتنے لوگوں سے چندہ وصول کرائے گا اتنا ہی اسے زیادہ ثواب ملے گا۔ ایسی معمولی باتوں سے بھی انسان بہت ترقی کر سکتا ہے۔ اگر ذرا سا خیال رکھ لیا جائے اور اپنے ہمسایوں اور ملنے والوں میں نیکی کرنے کی تحریک کی جائے تو اس سے عظیم الشان فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ایک طرف تو دین کے کام میں بہتری ہو سکتی ہے اور دوسری طرف ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

پس جن کو اللہ تعالےٰ استعداد دے وہ ضرور اس طرف توجہ کریں اور اس بات کا خیال رکھیں۔ اس

استعداد کا نشان

یہ ہے کہ اسے خود اس کام کے کرنے کی توفیق مل جائے۔ اگر کسی کو صبح کی نماز میں شامل ہونے کی توفیق مل جائے تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ اس میں استعداد ہے کہ دوسروں کو بھی اس نماز میں شریک ہونے کی تحریک کر سکے۔ پس اسے چاہیئے ہمسایوں کو بھی آواز دے کر جگا لے۔ اسیطرح عشاء کی نماز میں آنے کی جسے توفیق ملتی ہے وہ سمجھ لے اس میں اوروں کو نماز کی تحریک کرنے کی استعداد ہے۔ پس وہ ہمسایوں کو بھی آواز دیدے۔ ممکن ہے ان میں سے کوئی سو گیا ہو۔ اسی طرح اور بھی بہت سے کام ہیں جن میں استعدادوں کا پتہ لگ سکتا ہے۔ باقی رہیں باریک استعدادیں۔ سو ان کا انسان کو خود ہی علم ہو جاتا ہے اسے روحانی علوم حاصل ہوتے ہیں اور روحانی کھڑکی جب کھلتی ہے تو وہ خود ہی اپنا پتہ بتا دیتی ہے۔

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نہ صرف خود دین کے کام کرنے میں چست ہوں بلکہ

دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کریں

جتنے لوگ بھی کسی کے ذریعہ سنبھل جائیں اتنوں کا ہی ثواب اسے حاصل ہو گا۔ اور اگر کوئی کسی غیر کو نہیں صرف اپنے بیوی بچوں کو ہی دین میں چست کر دے تو اس کا بھی اسے ثواب ملے گا۔

میں نہیں سمجھتا کوئی بھی جماعت ایسی ہو جس میں ایک شخص بھی ایسا نہ مل سکے جو یہ فرض انجام دے سکے۔ اور اگر ایک ایک شخص بھی ہر جماعت میں ایسا کھڑا ہو جائے تو اپنی جماعت میں وہ بہت چستی پیدا کر سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جماعت کے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کا ہی یہ فرض قرار دیا جائے جن میں خدا تعالےٰ نے یہ استعدادیں و دیعت کی ہوں وہ سب کے سب اسے سرانجام دیں۔ میں نے دیکھا ہے مستعد آدمی جہاں جاتے ہیں وہاں کی جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دیتے ہیں مگر عام طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی یہی خیال کر لیا جاتا ہے کہ سب وعظ سنتے اور اخبار میں پڑھتے ہیں پھر کسی کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ انہیں

جگانے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک خدا تعالےٰ نے کسی میں استعداد رکھی ہو اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ یہی مساوات ہے جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ مساوات یہ نہیں کہ قوم کا روپیہ اکٹھا کر کے سب میں برابر تقسیم کر دیا جائے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو استعداد اور خوبی ایک میں ہو دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچایا جائے

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ اس ثواب کمانے کے ذریعہ کی طرف متوجہ ہوں تو جماعت کے اندر ایسا تغیر پیدا ہو سکتا ہے کہ دنیا دیکھ کر دنگ رہ جائے۔ جن کو اللہ تعالےٰ کسی نیکی یا قربانی کے کرنے کی توفیق دے انہیں چاہیئے اسے کرتے وقت دوسروں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کیا کریں۔ اور اس طرح

جماعت کو ایک لیول پر لانیکی کوشش

کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق دے۔

(آمین یا رب العٰلمین)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

73

احمدی جماعتوں کی طرف سے مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

مورخہ ۹ احسان ۱۳۴۷ ہش کو جبکہ پاکستان کے طول و عرض میں میلاد النبی کی تقریب منائی جا رہی تھی مرکز سلسلہ کی زیر ہدایت احمدی جماعتوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کا تذکرہ کرنے کے لئے اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد بیان کئے گئے اور حضور کے عدیم المثال مقام اور درجہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی تلقین کی گئی۔

مختلف مقامات سے ان جلسوں کی انعقاد کی جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۹ احسان کو جلسہ خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔ جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد مکرم الہ داد خاں صاحب علوی نے تقریر کی۔ بعدہٗ راشد پرویز صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات دربارہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ عاجز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ جو نماز مغرب تک جاری رہی۔ جلسہ میں علاوہ احمدی مردوں اور مستورات کے غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے اسکے علاوہ بنوں، ٹانک سے بھی دوست آئے ہوئے تھے۔ جلسہ بخیر و خوبی پولیس کی گارد کی حفاظت میں دعا سے ختم ہوا۔

(عبدالعزیز شاہد مربی)

لالہ موسیٰ

۹ احسان بعد نماز عصر مسجد احمدیہ حاجی پورہ میں زیر صدارت خاکسار جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک شیخ عبدالحق صاحب نے کی بعدہٗ ندیم اقبال صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک نظم پڑھ کر سنائی ازاں بعد سلیم اقبال صاحب نے ایک مضمون رحمۃ للعالمین اخبار الفضل میں سے پڑھ کر سنایا اُن کے بعد ایک مضمون اخبار الفضل میں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی کے دو دور پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ خاکسار محمد عالم قریشی نے بھی ایک مضمون الفضل میں سے ہی پڑھ کر سنایا اور حاضرین سے اپیل کی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور بد رسوم سے اجتناب کریں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق دے۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد عالم قریشی
سیکرٹری مال

مظفر آباد

۱۰ احسان جلسہ زیر صدارت مکرم مدحت عطاء اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ آزاد کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم نصیر احمد صاحب نے کی اس کے بعد خاکسار عبدالمنان طاہر نے نظم پڑھی۔ مکرم کریم احمد صاحب طاہر عبدالودود صاحب طارق نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اظہار خیال کیا۔

آخر پر جناب صاحب صدر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بارے میں تقریر فرمائی۔ بعدہٗ دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

(سیکرٹری مال)

آنبہ ضلع شیخوپورہ

۹ احسان بعد نماز فجر آنبہ کالیہ کے احباب نے جمع ہو کر جلسہ زیر صدارت خاکسار منعقد کیا۔ تلاوت و نظم خوش الحانی سے میاں حبیب احمد صاحب نے کی۔

پہلی تقریر ملک محمد موسیٰ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے واقعات بیان کئے دوسری تقریر حکیم عبدالعزیز صاحب نے آپ کا خدا تعالیٰ پر توکل پر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمۃ تھے۔ حضور کے رحمت ہونے کے کئی واقعات بیان کئے اور بیان کیا کہ یہ رحمت قیامت تک جاری ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس رحمت سے فائدہ اٹھاوے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہماری سب کمزوریوں کو دور فرمادے۔ خدمت دین کرنے والی کامل صحت عطا فرمادے۔

حکیم عبدالرحمٰن معلم آنبہ

چک ۱۸۴/۲۰۴

۹ احسان بعد نماز جمعہ مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب صدر جماعت ہذا کی زیر صدارت جلسہ کا اہتمام کیا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تلاوت قرآن کریم ناصر احمد صاحب طاہر نے کی بعد ازاں مکرم ولی محمد صاحب صابر نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی مشہور نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام نہایت خوش الحانی سے پڑھی ازاں بعد صدر جلسہ نے نہایت موثر رنگ میں تقریر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں امت مسلمہ کے لئے مکمل ترین اور بہترین نمونہ ہے جس پر چل کر ہی ہم حقیقی کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ بعدہٗ مکرم ولی محمد صاحب صابر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و درگذر کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے شدید ترین مشکلات کے باوجود تبلیغ اسلام کے فریضہ کو جاری رکھا۔ آپ نے کہا کہ میں باوجود احمدی نہ ہونے کے جماعت احمدیہ کے اس عظیم تبلیغی جہاد کا دل سے قدردان ہوں جو اس مغربی جماعت نے اشاعت اسلام کے لئے دنیا بھر میں شروع کر رکھا ہے۔

آخر میں خاکسار نے آپکے اعلیٰ و ارفع مقام اور آپ کی برتر از وہم و گمان شان بیان کرتے ہوئے آپ کی حیات مقدسہ اور سیرت طیبہ کے متعدد ایمان افروز واقعات پیش کئے۔ دعا پر یہ بابرکت اجلاس ختم ہوا۔

نذیر احمد خادم

جہلم

مورخہ ۹ احسان بروز اتوار بعد نماز عشاء بعد ارت جناب امیر صاحب سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم منشی عبدالرحیم صاحب نے کی اس جلسہ میں محمد افضل صاحب سیٹھی ضیاء الحق صاحب۔ طارق احمد صاحب اور سیٹھی مقصود احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نظمیں پڑھکر سنائیں۔ اس کے بعد خاکسار نے سیرۃ النبی صلعم پر ایک مضمون پڑھا۔ ابن خالد صاحب نے "آنحضرت صلعم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک" کے عنوان پر مضمون پڑھا اس کے بعد عبدالکریم صاحب نے "آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ" پر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی اور صاحب موصوف کو سات روپے انعام دیا گیا۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے احباب جماعت کو اپنے صدارتی خطاب میں تلقین کی کہ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ ہم صحیح رنگ میں ان سے فائدہ اٹھا سکیں خصوصاً آپ نے خلیفۂ وقت کی تحریک تسبیح اور درود پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی ایک الہامی دعا ہے۔ جس کے پڑھنے سے انسان بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ بعد ازاں اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم)

ڈگری

۹ احسان کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی۔ وسیم احمد طاہر نے نظم پڑھی۔ منور احمد صاحب واقف عارضی نے آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد شمیم احمد صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ افضال احمد صاحب منیر نے آنحضرت صلعم کے حالات زندگی اور سیرت کے واقعات پر تقریر کی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری مال)

چک ۲۷۰/۹

۹ احسان بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔

۱۔ تلاوت ایک غیر از جماعت خوش الحان نوجوان عبدالحمید نے کی۔

۲۔ نظم چوہدری سعید احمد خان نوکوٹ نے پڑھی۔

۳۔ چوہدری مبارک احمد طاہر نے "آنحضرت غیروں کی نظر میں" پر تقریر کی۔

۴۔ نظم۔ بشیر احمد صاحب ڈسپنسر نے پڑھی۔

۵۔ چوہدری سعید احمد صاحب اور

۶۔ اعجاز احمد ایاز نے آپ کا اعلیٰ و ارفع مقام پر اور

۷۔ خاکسار نے آپ کے عورتوں پر احسانات پر روشنی ڈالی اور جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

فہرست واقفین عارضی

واقفین عارضی کے واقفین جو مقررہ جماعت میں فریضہ ادا کر چکے ہیں اور ان کی رپورٹ دفتر میں پہنچ جاتی ہے ان کے اسماء تحریک دعا کے طور پر شائع کئے جاتے ہیں۔ نیز دوسرے احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک وقف کیا جا سکتا ہے۔ واقف اپنے خرچ اور کرایہ پر مقررہ جماعت میں جاتا ہے اور تعلیم قرآن مجید اور تربیت کا فرض ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال ۱۹۶۱ء کے لئے سات ہزار واقفین کا مطالبہ فرمایا ہے۔ آپ بھی امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد تربیت ربوہ)

۲۵۱۸ - مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ سیالنہ پنڈ ضلع سیالکوٹ
۲۵۱۹ - مکرم چوہدری حسن محمد صاحب ندرکے۔ ضلع سیالکوٹ
۲۵۲۰ - مکرم ناصر احمد صاحب جنجہ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ
۲۵۲۱ - مکرم محمد یوسف صاحب بن باجوہ۔ ضلع سیالکوٹ
۲۵۲۲ - مکرم چوہدری امانت علی صاحب دلیوکے ضلع سیالکوٹ
۲۵۲۳ - مکرم چوہدری منظور احمد صاحب دلیوکے ضلع سیالکوٹ
۲۵۲۴ - مکرم محمد اکرم صاحب۔ سلطانپورہ۔ لاہور
۲۵۲۵ - مکرم چوہدری علی محمد صاحب فتح کلاں۔ ضلع شیخوپورہ
۲۵۲۶ - مکرم چوہدری سید احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۵۲۷ - مکرم چوہدری خان محمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۵۲۸ - مکرم عبدالحمید صاحب بھکھی آنا۔ ضلع شیخوپورہ
۲۵۲۹ - مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سرائے۔ ضلع شیخوپورہ
۲۵۳۰ - مکرم چوہدری شیر محمد صاحب کرم پورہ ضلع شیخوپورہ
۲۵۳۱ - مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب کلکڑکل۔ ضلع شیخوپورہ
۲۵۳۲ - مکرم عبداللہ صاحب عرف مستحیل لالیاں۔ ضلع جھنگ
۲۵۳۳ - مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔ ضلع جھنگ
۲۵۳۴ - مکرم چوہدری نواب خان صاحب چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا
۲۵۳۵ - مکرم چوہدری رشید احمد صاحب چک ۱۰۲ ر ب۔ ضلع لائلپور
۲۵۳۶ - مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب چھور چک ۱۱۷ ضلع لائلپور
۲۵۳۷ - مکرم بشیر احمد صاحب چک ۱۷۱ گ ب رودم سنگھ والہ۔ ضلع لائلپور
۲۵۳۸ - مکرم لعل حسین صاحب وانا کیمپ جنوبی وزیرستان
۲۵۳۹ - مکرم ارشاد احمد خان صاحب نشتر آباد پشاور شہر
۲۵۴۰ - مکرم خادم حسین صاحب۔ رحیم یار خان
۲۵۴۱ - مکرم مولوی عبدالخالق صاحب بھٹی چک ۹۸ شمالی۔ ضلع سرگودھا
۲۵۴۲ - مکرم میاں رحمت علی صاحب بھوئیوال ضلع شیخوپورہ
۲۵۴۳ - مکرم چوہدری فتح محمد صاحب بھوئیوال ضلع شیخوپورہ
۲۵۴۴ - مکرم حسن محمد صاحب پیرو چک ضلع سیالکوٹ
۲۵۴۵ - مکرم محمد عالم صاحب چک نمبر ۸۱ جنوبی ضلع سرگودھا
۲۵۴۶ - مکرم ملک رستم علی صاحب پکا نسوانہ ضلع سرگودھا
۲۵۴۷ - مکرم منشی محمد صادق صاحب۔ احمد نگر ضلع جھنگ
۲۵۴۸ - مکرم عبدالمالک صاحب بیمبلپور
۲۵۴۹ - مکرم رحمت علی صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۵۵۰ - مکرم افتخار الدین صاحب قمر چک جیٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۲۵۵۱ - مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب چک ۱۰۹ N.B دودھ ضلع لائلپور
۲۵۵۲ - مکرم پیر محمد صاحب حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد
۲۵۵۳ - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب حکیم چک ۲۹۶ ج ب جھیاپور۔ ضلع لائلپور
۲۵۵۴ - مکرم کرم الٰہی صاحب ناصر آباد ضلع تھرپارکر۔
۲۵۵۵ - مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نہردار چک ۲۹۶ ج ب جھیاپور۔ ضلع لائلپور
۲۵۵۶ - مکرم ہارون احمد صادق پور ضلع حیدرآباد
۲۵۵۷ - مکرم محمد شریف صاحب مانق ضلع حیدرآباد
۲۵۵۸ - مکرم چوہدری احمد علی صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر
۲۵۵۹ - مکرم مرزا نذیر احمد صاحب خلیل آباد فارم ضلع تھرپارکر
۲۵۶۰ - مکرم منیر احمد صاحب کوٹ احمد یار ضلع حیدرآباد
۲۵۶۱ - مکرم چوہدری غلام سرور صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۲۵۶۲ - مکرم سید عزیز احمد صاحب ۷۷ عزیز آباد کراچی
۲۵۶۳ - مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کرتو۔ ضلع شیخوپورہ
۲۵۶۴ - مکرم عبدالستار صاحب سمن آباد لاہور
۲۵۶۵ - مکرم شفیق احمد صاحب ظفر آباد۔ ضلع حیدرآباد
۲۵۶۶ - مکرم علی اکبر صاحب مودو ضلع نواب شاہ
۲۵۶۷ - مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ۵۸/۳ لکڑا ضلع لائلپور
۲۵۶۸ - مکرم جلال الدین صاحب فتو والی چک ۳۷۸ ج ب ضلع لائلپور
۲۵۶۹ - مکرم نذیر احمد صاحب ہیرا آباد ضلع تھرپارکر
۲۵۷۰ - مکرم چوہدری لال الدین صاحب میرپور
۲۵۷۱ - مکرم محمد رمضان صاحب درویش وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
۲۵۷۲ - مکرم ملک منصور احمد صاحب نانو ڈوگر ضلع لاہور
۲۵۷۳ - مکرم محمد حنیف صاحب ڈگری گھمن۔ ضلع سیالکوٹ
۲۵۷۴ - مکرم حکیم احمد صاحب ڈگری گھمن۔ ضلع سیالکوٹ
۲۵۷۵ - مکرم چوہدری فتح علی صاحب چک ۹۸ شمالی۔ ضلع سرگودھا
۲۵۷۶ - مکرم محمد بوٹا صاحب منشی واٹر کورس ۱۵ احمد نگر ضلع تھرپارکر
۲۵۷۷ - مکرم سلطان محمود احمد صاحب کراچی۔
۲۵۷۸ - مکرم سید مسعود مبارک صاحب نائب ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ
۲۵۷۹ - مکرم ریاض احمد صاحب چک ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا
۲۵۸۰ - مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ شیخوپورہ
۲۵۸۱ - مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب۔ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ
۲۵۸۲ - مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب چک ۱۶۹ گ مولہ ضلع شیخوپورہ
۲۵۸۳ - مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سوامی نگر لاہور
۲۵۸۴ - مکرم سید محمد یحییٰ صاحب لیکچرار۔ کوئٹہ
۲۵۸۵ - محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد یحییٰ صاحب کوئٹہ
۲۵۸۶ - مکرم محمد اعظم صاحب بوتالوی۔ لاہور
۲۵۸۷ - مکرم نور محمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات
۲۵۸۸ - مکرم مرزا عبدالحق صاحب راولپنڈی
۲۵۸۹ - مکرم ایم اے راتھر صاحب میرپور (آزاد کشمیر)
۲۵۹۰ - مکرم عبدالعزیز بھٹی نواز آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد

دوست محتاط رہیں

ایک شخص اعجاز احمد المحمود نامی عمر تقریباً ۲۵ سال قد درمیانہ سانولا رنگ پتلا جسم یہاں لائلپور سے کئی اشخاص سے دھوکہ دے کر روپے لیتا رہا۔ اور اب یہاں سے بھاگ گیا ہے۔

دوست اس شخص سے متنبہ رہیں اور اگر یہ شخص کہیں ملے تو خاکسار کو فوری اطلاع دی جائے۔

(خاکسار سیکرٹری امور عامہ لائلپور ظفر اللہ خاں چیمہ)

درخواست دعا

میرے بھائی جان مکرم چوہدری فضل احمد خان وائرلیس انسپکٹر ریلوے کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔ احباب سے ان کی ترقی کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

(سعادت احمد خان اکونٹنٹ تحریک جدید ربوہ)

74

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۷۰ ہزار اسرائیلی فوج کا اردن کی سرحد پر اجتماع

قاہرہ ۱۸ جون۔ اسرائیل کی ۷۰ ہزار فوج اردن پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ عراق اور اردن کی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے عمان کے سرکاری حلقوں نے ان خبروں کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ اسرائیل کے بڑے حملہ کا نشانہ اربد کا شہر بنے گا۔ یہ شہر اردن کو شام اور عراق سے ملاتا ہے۔ اسرائیل کا مقصد اس شہر کی رابطہ سڑکوں پر قبضہ کرنا ہے۔

ان حلقوں نے اس کی بھی تصدیق کر دی کہ اسرائیل کی فوجیں بھاری تعداد میں عرب جمہوریہ کی سرحدوں پر بھی متعین کر دی گئی ہیں اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ عرب جمہوریہ کو جنگ میں فوری مداخلت سے روکا جا سکے۔ اسرائیلی فوجوں کی نقل و حرکت گزشتہ ایک ہفتہ سے جاری ہے اور اب اس کی تیاریاں آخری مراحل میں داخل ہو گئی ہیں۔ اردن کی سرحد کے ساتھ ساتھ دور مار توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ بھاری ٹینکوں کے سکواڈرن بھی ٹینکوں کے قریب جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اردن کے حکام نے اربد سے شہری آبادی کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور شہر کو بچانے کے لئے تیزی سے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان دو سال پہلے ہی خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہو گیا۔

راولپنڈی ۱۸ جون۔ مرکزی وزیر خوراک مسٹر شمس الضحیٰ نے کہا ہے کہ پاکستان خود کفالت کے لئے ایسے مرحلے پر پہنچ گیا ہے کہ اب اسے ایک دانہ بھی چاول کا درآمد نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے یہ بات کل قومی اسمبلی میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہی۔ وزیر زراعت مسٹر شمس الضحیٰ نے کہا ہے کہ زرعی شعبہ میں ترقی کی وجہ سے ملک کی معاشی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا مغربی پاکستان میں دس ہزار اور مشرقی پاکستان میں دو لاکھ چالیس ایکڑ اراضی میں اسکرپاک دھان کا شت کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکرپاک چاول کے رقبہ میں ہر سال ایک لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ تاکہ دس لاکھ ایکڑ رقبہ کی مجوزہ حد پوری ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان میں آئندہ فصل کے دوران تقریباً دس لاکھ ایکڑ رقبہ میں اسکرپاک چاول کاشت کیا جائے گا۔ اس صوبہ میں آب پاشی کے منضبط نظام کی بدولت فی ایکڑ پیداوار تقریباً ڈیڑھ سو من ہوتی ہے۔ مغربی پاکستان میں گندم کی پیداوار پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے انہوں نے کہا اس صوبے میں میکسی پاک گندم وسیع رقبہ پر کاشت کی گئی۔ اس صوبہ کے لئے اب ہمیں مزید گندم درآمد کرنی نہیں پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گندم کی پیداوار میں خود کفالت ایک سال میں حاصل کی ہے۔ حالانکہ یہ کام تین سال میں متوقع ہے۔

مجلس عمل کے سربراہ مولوی فاروقی کی تقریر

نئی دہلی ۱۸ جون۔ عوامی مجلس عمل کے سربراہ مولوی فاروقی نے کہا ہے کہ ریاست میں صرف اس سوال پر رائے شماری ہونی چاہیئے کہ کشمیری پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کا فیصلہ یک طرفہ طور پر حل نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار کل سوپور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

پاکستان ایران اور ترکی کے تاریخی رشتے

اسلام آباد ۱۸ جون۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ پاکستان ایران اور ترکی مضبوط ثقافتی اور تاریخی رشتوں میں منسلک ہیں۔ یہ رشتے عوام کی بہتری اور فائدے کے لئے مزید مضبوط ہونے چاہئیں۔ وہ کل یہاں پاکستان کا دورہ کرنے والے ترکی کے صحافیوں کے وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔ وفد نے آج ان سے ۵۰ منٹ تک بات چیت کی

بم پھٹنے سے چار افراد ہلاک

نئی دہلی ۱۸ جون۔ کل مغربی بنگال میں ہاتھی ماڑا اسٹیشن کے مقام پر ریل کی پٹڑی کو ایک طاقتور بم سے اڑا دیا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق تخریب پسندوں نے پٹڑی پر بم رکھ دیا اور جونہی صفائی والے عملہ نے کام شروع کیا بم پھٹ گیا اور چار آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ دھماکہ سے پٹڑی بھی تباہ ہو گئی۔

فرانس کو کمیونسٹوں کا خطرہ

پیرس ۱۸ جون۔ صدر ڈیگال کی کابینہ میں سابق وزیر زراعت مسٹر ایڈگر ڈیلان نے کہا ہے کہ فرانس کو سب سے بڑا خطرہ کمیونسٹوں سے ہے اور جب تک ملک میں کمیونسٹ موجود ہیں اس وقت تک جمہوریت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

— ٭ —

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مال حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

محلہ دارالبرکات میں مکان یا پلاٹ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست مکان یا پلاٹ ۱۰ مرلہ یا پانچ مرلہ فروخت کرنا چاہتے ہوں تو خاکسار ماسٹر محمد ابراہیم مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ سے خط و کتابت فرما دیں۔ پلاٹ ۵ مرلہ کا ہونے کی صورت میں دوسرے دوست ۵ مرلے کے مالک سے کوئی اعتراض نہیں ہے یا سرٹیفکیٹ دلانا فروخت کرنے والے دوست کے ذمہ ہوگا۔ فقط

(خاکسار ماسٹر محمد ابراہیم نگران انجمن الفضل کیریڈی تشحیذ ناظر دعوۃ)

مسجد احمدیہ۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔

ضرورت ہے، انجمن ڈرائیور اور مزارعان

تحصیل خانیوال موزوں موقعہ آباد جگہ پر ٹیوب ویل کے لئے ایک مستری کم از کم ۵ سالہ تجربہ صحت مند۔ مصنفہ پیدائش کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند ڈرائیور اور مزارعان بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت خاکسار سے رجوع کریں۔

(خاکسار چوہدری فرزند علی۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

اعلان

دسویں الف اے اور بی کے طلباء و طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں گرمیوں کی چھٹیوں میں کہیں نہیں جا رہا اس لئے جو طلباء اور طالبات انگریزی کی کمپوزیشن اور سپلیمنٹری امتحان کلیئر کرنا چاہتے ہیں وہ انگلش میں مجھ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کامیابی کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ اسالی ایگزیمس سو فیصدی ٹھیک رہا۔

(سید عبدالجلیل۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ دارالصدر وسطی۔ ربوہ)

گمشدہ رقم

مورخہ ۱۶/۶/۱۳۴۷ ہش کو بعد نماز عصر نسیکڈی ایریا ربوہ سے رحمت بازار ربوہ آتے ہوئے میرے ۲۰ روپے (دس دس روپے کے دو نوٹ) کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو وہ مہربانی فرما کر مولوی غلام باری صاحب سیف صدر محلہ نسیکڈی ایریا کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار لطیف احمد)

— ٭ —

حضرت موسیٰؑ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا ایک اور نمایاں پہلو

اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو وہ صحابہؓ عطا فرمائے جنہوں نے ہر نازک سے نازک موقع پر اپنی فدائیت کو ثابت کر دکھایا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور نمایاں فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"پھر اگر ہاتھ کی سفیدی سے یہ اشارہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قوم کو روحانی لحاظ سے بڑی پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ اور وہ دین کے لئے بڑی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔ تو اس پہلو کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نمایاں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اسے کنعان کا ملک دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو ساتھ لے کر مصر سے چل پڑے اور جب وہ ملک سامنے آگیا تو آپ نے اپنی قوم سے کہا کہ جاؤ اور لڑائی کر کے اس ملک پر قبضہ کر لو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے غلطی سے یہ خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمیں دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے اس لئے وہ خود ہی اس وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور یہ ملک ہمارے قبضہ میں دے دے گا۔ اگر ہم نے اس ملک کو فتح کرنا تھا تو پھر وعدے کا کیا فائدہ چنانچہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا کہ

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ

(مائدہ آیت ۲۵)

کہ اے موسیٰ! تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور دشمنوں سے لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھیں گے جب تم ملک فتح کر کے ہمیں دے دو گے تو ہم اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو اس قوم کی یہ بات سخت ناگوار گزری۔ اس نے کہا کہ اب چالیس سال تک تم جنگلوں میں بھٹکتے پھرو۔ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری نئی نسل کو اس امر کی توفیق دے گا کہ وہ اپنی جانیں قربان کر کے اس ملک میں داخل ہوں اور خدا تعالیٰ کے انعامات کے مورد ہوں غرض موسیٰؑ کو وہ قوم ملی جس نے خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا نشان دیکھنے کے باوجود کہ اسے فرعون کی غلامی سے آزادی ملی۔ اسے اور اس کی آئندہ نسلوں کو فرعونیوں کے لئے اینٹیں بنانے اور لکڑیاں کاٹنے اور ہر ذلیل کام کرنے سے نجات ملی۔ پھر بھی موسیٰؑ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور جب انہیں کہا گیا کہ اٹھو اور اس عظیم الشان ملک پر قبضہ کر لو جس پر عماد قوم حکمران ہے تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہم سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور دشمنوں سے لڑتے پھرو۔ جب دشمن مر گیا اور ہمیں اطمینان ہو گیا کہ اب ہماری جانوں کو کوئی خطرہ پیش نہیں آئے گا۔ تو ہم اس ملک کی حکومت سنبھال لیں گے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ صحابہؓ عطا فرمائے جنہوں نے موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح کسی ایک مقام پر بھی یہ نہیں کہا کہ ہم اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ آپ کے دائیں بھی لڑے، اور بائیں بھی لڑے اور آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے۔ اور انہوں نے ہر نازک سے نازک مقام پر اپنی فدائیت اور جاں نثاری کو ثابت کر دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۲۰)

محترم خواجہ عبدالواحد صاحب کی وفات

میرے والد مکرم و محترم خواجہ عبدالواحد صاحب عرف پہلوان آف گوجرہ ضلع لائلپور جو ایک لمبے عرصے سے بیمار چلے آ رہے تھے ۱۷-۱۸ احسان ۱۳۴۷ ہش کی درمیانی شب کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مورخہ ۱۹ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولوی قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم قاضی صاحب نے دعا فرمائی۔ محترم والد صاحب نے ۱۸۹۶ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی احباب جماعت بزرگان سلسلہ کی خدمت درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں (عبدالکریم خالد گوجرہ ضلع

فصلِ ربیع کا چندہ

اس وقت تک بیشتر [illegible] فصل اٹھائی جا چکی ہے اس لئے زمیندار احباب کو چاہیئے اس فصل کا چندہ فوری طور پر ادا کر دیں اور چندہ عام اور حصہ آمد کی ادائیگی کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کو نہ بھولیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ انعام کے رکوع ۱۷ میں باغات اور کھیتوں کے متعلق فرمایا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔

كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (انعام)

یعنی جب وہ پھل اور دوسری پیداوار دیں تو بے شک اس میں سے خوب کھاؤ۔ لیکن اس کے کاٹنے اور سنبھالنے کے وقت خدا کا حق بھی ادا کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس عہدیداران کو چاہیے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ فصل ربیع کے تمام لازمی چندہ جات دوستوں سے وصول کر کے ۳۰ رجون تک داخل خزانہ کرا دیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ربوہ میں ہلکی آندھی

ربوہ ۱۹ احسان۔ کئی روز کی شدید گرمی کے بعد کل شام یہاں ہلکی آندھی آئی نصف شب تک جھکڑ چلتا رہا۔ آج صبح بھی مطلع گرد آلود ہے۔ اس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں کسی قدر کمی محسوس ہوتی ہے۔

درخواست دعا

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی)

ربوہ ۱۹ احسان۔ گزشتہ رات بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ میری بھانجی عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ کو خدا تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے بچہ ستوانسہ ہے یعنی اس کی پیدائش معمول سے دو ماہ قبل ہو گئی۔ زچہ اور بچہ دونوں کمزور ہیں۔ اور دونوں ہسپتال میں ہیں۔ احباب جماعت اور خصوصیت سے صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ اور درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ دونوں کو صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت سے نوازے۔ اگرچہ بچہ ستوانسہ ہے لیکن حی و قیوم خدا نومولود کو معجزانہ طور پر زندگی عطا کرنے پر قادر ہے۔ میں آپ سب محسنوں سے ایک دفعہ پھر درخواست کرتی ہوں کہ آپ دعاؤں سے مدد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہر آپا)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ ولی ختم ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ قائدین نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہوگا۔ اپنی ہفتہ وصولی کی رپورٹ سے مرکز کو آگاہ کریں۔ اور وصول شدہ رقم بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ مرکز کو جلد ارسال کریں۔

مہتمم مال

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲ ۵۴